© rasailojaraid.com

تاثرات

دنیا کی تمام قوموں کا اصل سرمایہ جس کے ذریعے وہ آگے بڑھتی اور ترقی و تقدم کی منزلیں طے کرتی ہیں، اخلاق ہے۔ اخلاق وہ معیار اور پیمانہ ہے، جس سے کسی قوم کی تہذیبی حیثیت کو پرکھا اور جانچا جاسکتا ہے۔ اگر اس کا اخلاق اچھا ہے اور اس کے افراد دنیا کے تمام معاملات میں اس کو ملحوظ رکھتے ہیں تو وہ کامیاب و کامران ہے۔ اگر وہ اخلاق کے معروف اور مروّجہ اصولوں کو پیشِ نگاہ نہیں رکھتی اور انھیں نظر انداز کر دیتی ہے تو پستی اور ذلّت کے گڑھے میں جا گرتی ہے۔

اعتدال و توازن، عدل و انصاف، دیانت داری، ایک دوسرے کا احترام، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کی تکریم بجالانا، سچ بولنا، ناپ تول میں احتیاط اور ایمان داری کا خیال رکھنا، عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنا، بات چیت میں سلیقہ، فرض شناسی اور مفوضہ امور کی بروقت انجام دہی، کردار کی صفائی، مہمان نوازی، میل جول میں باہمی حقوق کی پاس داری، غیر مسلموں سے مراسم، ماتحت سے اچھا برتاؤ، رشتے داروں سے بہتر تعلقات کی استواری، پڑوسیوں سے حسنِ سلوک روا رکھنا، غریب سے ہمدردی، ضرورت مند کی مدد کرنا۔ یہ سب باتیں اخلاق کی وسیع فہرست میں شامل ہیں، اور اس کے برعکس تمام چیزیں غلط اور اخلاق کے منافی ہیں۔

یوں تو تمام مذاہب نے اچھے اخلاق کی تعلیم دی ہے، لیکن اسلام نے جس تفصیل اور صراحت کے ساتھ اخلاقِ حسنہ کی تلقین کی ہے اور جس صراحت سے اس کے تمام پہلوؤں کو نکھارا اور منقح کیا ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ قرآنِ مجید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مقدسہ اور آثارِ صحابہ میں اخلاقِ حسنہ کے ایک ایک گوشے کی الگ الگ تصریح کی گئی ہے اور اُمتِ مسلمہ کو اس پر زوردار الفاظ میں عمل کی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن افسوس ہے ہماری زندگی کے عام معمولات کی گاڑی اس کی مخالف سمت کو چل پڑی ہے قتل و غارت، رہزنی، ایک دوسرے کی تذلیل، چھوٹے بڑے کی توہین گویا ہمارا معمول سا بن گیا ہے۔ اگر ہم سچے اور پاکیزہ کردار کے حامل مسلمان بننا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ سیآت کو کلیتہً ترک کر دیں اور اخلاقِ حسنہ کی صاف ستھری راہ پر گامزن ہو جائیں۔

© rasailojaraid.com